بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم چہار شنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱½ روپیہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۵

جلد ۳۵ | ۳۰ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۳۰ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج لاہور سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

افسوس آج والدہ چوہدری صلاح الدین صاحب زوجہ حاجی کریم بخش صاحب مرحوم بعمر قریباً ۷۰ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ گزشتہ جمعہ مسجد سے ملحقہ مکان کی چھت پر نماز ادا کر رہی تھیں کہ اچانک چھت کے گرنے کی وجہ سے زخمی ہوگئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے

"آپ بیتی"

کل ہم گھر میں داخل ہوئے اور کمرے میں گئے تو میں نے میز پر ایک پھٹی پرانی کتاب پڑی ہوئی دیکھی جس کا سرورق تو غائب تھا۔ مگر ویسے اول سے آخر تک پوری تھی۔ پہلے صفحہ پر کتاب کا نام "آپ بیتی" لکھا ہے۔ یہ کتاب کا دوسرا حصہ ہے۔ اور مصنف کا نام "جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن" ہے۔ جو شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے سردار صاحب ماسٹر جگت سنگھ پروپرائیٹر رسالہ راہ نمائے تعلیم رام گلی لاہور کی فرمائش پر طباعت کے لئے پیش کی۔ "آپ بیتی" کیسی کتاب ہے اس کا جواب صرف وہی دے سکتا ہے۔ جس نے اسے پڑھا ہو۔ یہ چھوٹی چھوٹی حکائتوں کا مجموعہ ہے جو مصنف کے چشم دید واقعات پر مشتمل ہیں۔ شاید شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی مشہور و معروف گلستان بوستان کے سوا اس قسم کی کتاب کسی زبان میں نہیں لکھی گئی۔ دوسرے حصہ میں پچپن نمبر سے لے کر ایک سو سترہ تک "آپ بیتیاں" ہیں یعنی کل ۶۲ واقعات ہیں۔ باقی پہلی ۵۴ آپ بیتیاں پہلے حصہ میں ہونگی۔

"آپ بیتی" کی زبان اتنی سادہ اور سلیس طریق بیان اتنا مؤثر اور موضوع ایسے اچھوتے اور سبق آموز ہیں کہ حیرانی ہے کہ ایسی مفید اور دلچسپ کتاب کو ابھی تک وہ شہرت اور قبولیت کیوں حاصل نہیں ہوئی۔ جس کی یہ حقدار ہے۔ اگر یہ کتاب انگریزی یا کسی اور مغربی زبان میں لکھی جاتی۔ تو اب تک اس کی بیس تیس ایڈیشنیں نکل کر فروخت ہو چکی ہوتیں۔ اور صرف ایک کتاب کی وجہ سے اب تک مصنف عالمگیر شہرت اور بے حساب دولت حاصل کر چکا ہوتا۔ اور کئی دوسری زبانوں میں ترجمہ ہو کر ملک ملک میں پھیل گئی ہوتی۔ اور ادبی دنیا میں ایک ممتاز مقام حاصل کر چکی ہوتی۔ یہ کتاب جیسا کہ کتاب کے ہر صفحہ کے اوپر لکھا ہوا ہے۔ رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کا ایک نمبر ہے جو جون ۱۹۴۵ء کے مہینہ میں شائع ہوا تھا اور موجودہ ہیئت کذائی میں ایک ہمسایہ سے ہاتھ لگی ہے۔ ہم نے جو کرسی پر بیٹھ کر اس کو پڑھنا شروع کیا۔ تو جب تک باسٹھ کی باسٹھ حکائتیں نہ پڑھ لیں کرسی سے نہیں ہلے اور ختم کرنے کے بعد یہی جی چاہتا تھا۔ کہ کاش کتاب ختم نہ ہوتی۔ تمام واقعات نثر میں ہیں سوائے دو کے جو نظم میں ہیں۔ نظم بھی اتنی سادہ اور سلیس ہے۔ جتنا کہ نثر جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مصنف کو زبان پر کتنی قدرت حاصل تھی۔ یہی وہ زبان ہے جو حقیقت میں "ہندوستانی" کہلا سکتی ہے۔ جن لوگوں نے میر درد کا دیوان پڑھا ہے۔ وہی کچھ اس کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ہم یہاں دو آپ بیتیاں بطور تبرک ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے درج کرتے ہیں:

حکیم صاحب کی حکمت

گوڑگانوں کے سول ہسپتال میں ایک متقی نیم حکیم بھی میرے زیر علاج شفاخانہ میں داخل تھے۔ ایک دن میرے ہمسائے ڈسٹرکٹ انجینئر نے کچھ جنگلی کبوتر ہمارے کھانے کے لئے بھیجے۔ جنہیں حکیم صاحب نے بھی دور سے دیکھ لیا۔ تیسرے پہر کو حکیم صاحب میرے دروازے پر آکر کراہنے لگے میں جو باہر نکلا۔ تو دیکھا کہ وہ باقاعدہ زمین پر ذبح شدہ مرغ کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ میں نے گھبرا کر پوچھا حکیم جی کیا ہوا۔ کہنے لگے مرگیا میری ہڈی ہڈی میں سردی داخل ہوگئی ہے۔ اور جان نکلنے لگی ہے مجھے بچاؤ۔ میں نے کہا کیا وجہ؟ کہنے لگے۔ یہ جو شفاخانہ کے احاطہ میں املی کا درخت ہے۔ میں غلطی سے آج اس کے نیچے کئی گھنٹے لیٹا رہا۔ اس درخت کی تاثیر حکیموں نے زہر لکھی ہے۔ اور لوگوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ مگر میں کمزور تھا کلیجہ کو سردی چڑھ گئی ہے۔ اور دانت سے دانت بجنے لگا ہے۔ ہائے کیا کروں۔ اوئی مرگیا۔ ہائے ہڈیوں کا گودا بھی ٹھنڈا ہوگیا۔ میں نے پوچھا آخر اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ بے دھڑک فرمانے لگے۔ کہ اب تو صرف کبوتر کا شوربہ ہی میری موت کو روک سکتا ہے۔ اس وقت میں حکیم جی کی حکمت کو سمجھا۔ میں نے کہا آج آپ کی قسمت سے ہمارے ہاں کبوتر ہی پک رہے ہیں آپ تسلی رکھیں۔ چنانچہ وہ تو اس وقت لرزتے کانپتے اور جزاک اللہ کہتے ہوئے اپنے بستر پر شفاخانہ میں چلے گئے۔ اور میں نے شام کو ایک کبوتر مع شوربے کے ان کو بھیجدیا۔ دوسرے دن کہنے لگے میں تو کل دنیا سے رخصت ہی ہو جاتا۔ اگر وہ کبوتر میرے پیٹ میں نہ جاتا۔ میں نے کہا کہ آپ نے ضرور ان کبوتروں کو ہمارے ہاں لاتے ہوئے انجینئر صاحب کے نوکر کو دیکھ لیا ہوگا۔ وہ تو چپ ہوگئے مگر ایک کمپونڈر پاس سے بول پڑا۔ کہ دیکھا کیوں نہیں تھا۔ ان کبوتروں نے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ہی تو ان کو اپلی کے نیچے بٹھا کر لرزہ چڑھایا تھا۔ اور انہوں نے ہی پھر ان کو شفا بخشی تھی۔ ہاں اتنی بات ہے کہ ان کو اس بیماری کا نسخہ یاد تھا ورنہ خدا جانے کیا ہوتا۔"

بیویوں میں عجیب اور نرالا انصاف

ایک میرے دوست تھے۔ اب فوت ہو چکے ہیں۔ حکیم بلکہ اشتہاری حکیم تھے۔ ان کی چار بیویاں تھیں۔ بچارے کہیں سے یہ بھی سن بیٹھے تھے۔ کہ شریعت کا حکم ہے۔ کہ جب تم ایک سے زیادہ بیویاں کرو۔ تو عدل و انصاف پر عمل کرو۔

ایک دن ان کی ایک بیوی ہمارے ہاں آئیں۔ تو ان کے جسم پر تازہ نشانات زدوکوب کے تھے۔ کسی نے پوچھا۔ کہ کیا حکیم صاحب آپ سے ناراض ہیں؟ کہنے لگیں نہیں تو وہ تو بیوی نمبر ۲ سے ناراض تھے۔ پوچھنے والے نے کہا۔ پھر یہ چوٹوں کے نشان آپ کے جسم پر کیسے ہیں؟ کہنے لگیں۔ یہ عدل و انصاف کے نشانات ہیں۔ اس نے نہایت تعجب سے پوچھا۔ "ہیں وہ کیسے؟" اس پر انہوں نے کہا۔ کہ حکیم جی جب بھی اپنی کسی بیوی پر ناراض ہوتے ہیں تو اسے خوب پیٹتے ہیں۔ مگر پیٹنے کے بعد اپنی باقی تین بیویوں کو سامنے بلا کر فرماتے ہیں کہ اب میں جب گھر سے باہر جاؤں گا تو تم تینوں اس کی نقلیں کروگی۔ اور اسے چڑاؤ گی۔ نیز انصاف کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جب اسے مار پڑی ہے۔ تو تمہیں بھی پڑے۔ اس لئے اب ادھر میرے پاس سامنے آجاؤ۔ اس کے بعد جس قدر مار پہلی کو پڑی تھی۔ اتنی ہی مار کوٹ سے باقیوں کی تواضع فرماتے ہیں۔ یہ میرے جسم پر اس عدل و انصاف کے نشانات ہیں۔ ناراضگی کے نہیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور کے سلسلہ میں

بعض اور روایات

(۵)

(۱)

لاہور کی تباہی کے متعلق جو حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے۔ اس کے متعلق چند روایات آپ کی خدمت میں تحریر کی جاتی ہیں۔ عاجز کے والد بزرگوار میاں محمدؐ یامین صاحب مرحوم پنڈی چری والے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھ پر بیعت کی۔ اور جن کی تحریری بیعت ۱۸۹۸ء میں ہوئی۔ ہمیں بچپن کے زمانہ سے سنایا کرتے تھے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے۔ کہ کسی دن لوگ کہیں گے۔ یہاں ایک بہت بڑا شہر لاہور بھی تھا۔

اسی طرح ہمارے تایا بزرگوار مولوی محمد یوسف صاحب مرحوم پنڈی چری والے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ انہوں نے بھی کئی مرتبہ یہ پیشگوئی بعینہٖ انہی الفاظ میں سنائی ہے۔ سب سے بڑھ کر احمدی جنتری میں ایک مضمون حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا شائع ہوا تھا۔ جس کا ہیڈنگ جلی قلم سے لکھا ہوا تھا کہ ہم قادیانی ہیں۔ نہ کہ لاہوری۔ اس میں جناب حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس پیشگوئی کو پوری وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا تھا۔ اور جو قریباً آج سے آٹھ برس پہلے کی تمام جنتریوں کے دیکھنے سے پہلے صفحے پر مل جاوے گی۔

نوٹ:۔ کئی مرتبہ عاجز نے یہ پیشگوئی باقی غیر احمدی دوستوں کو بھی سنائی۔

خاکسار مبارک احمد کرشن راجپوت احمدی از پنڈی چری ضلع شیخوپورہ

(۲)

غالباً ۱۹۲۶ء کا واقعہ ہے۔ کہ میرے والد میاں اللہ دتا صاحب گجراتی مرحوم موضع کھارا نزد قادیان میں کسی کام کے لئے تشریف لے گئے۔ تو مجھے بھی ساتھ لے گئے تھے۔ وہاں احمدیت کے بارے میں بات چیت شروع ہو گئی۔ باتوں باتوں میں کسی شخص نے کہا۔ کہ مرزا صاحب اگر لاہور جیسے شہر میں جا کر دعویٰ نبوت کرتے۔ تو پھر بھی ان کا بچاؤ ہوتا۔ کیونکہ وہاں پولیس چپہ چپہ پر بیٹھی ہے۔ مگر یہاں قادیان میں تو ان کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ ارد گرد کے دیہات میں سکھوں کی آبادی ہے۔ بڑے مرزا صاحب سکھوں کے گورو اور ہندوؤں کے اوتار اور مسلمانوں کے نبی بنتے تھے۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں بڑے مرزا صاحب کی دشمنی کی وجہ سے چھوٹے مرزا صاحب (حضرت امیر المومنین) پر کوئی حملہ نہ کر دے۔ جس پر میرے والد صاحب نے جوش میں آکر کہا۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ پر ہاتھ اٹھائیگا۔ وہ ذلیل و خوار ہو کر رہے گا۔ اور آج تمہیں قادیان کی آبادی کو دیکھ کر ڈر پیدا ہو رہا ہے۔ مگر تم قادیان کی ترقی کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے۔ کہ قادیان دریائے بیاس تک ترقی کرے گا۔ اور یہاں بڑی بڑی ہستیاں ہوں گی۔ اور بڑے بڑے تاجر لوگ آئیں گے۔ اور جس لاہور کو تم حفاظت کی جگہ سمجھ رہے ہو۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے۔ کہ لاہور کی تباہی ایسی خطرناک اور عبرتناک ہوگی۔ کہ راستہ چلنے والے راہگیر کہیں گے۔ کہ یہاں کبھی لاہور ہوتا تھا۔

واپسی پر میں نے والد صاحب سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ پیشگوئی کہاں سے سنی۔ تو والد صاحب نے فرمایا۔ کہ میں نے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے کئی بار سنی ہے۔

خاکسار غلام محمدؐ دیہاتی مبلغ لویری والہ ضلع گوجرانوالہ

(۳)

خاکسار کے والد صاحب مرحوم و مغفور حضرت میاں حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ تحصیل پھگواڑہ ریاست کپور تھلہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں شرف بیعت حاصل کیا۔ اور ۳۱۳ اصحاب میں بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اکثر کتب میں بھی والد صاحب کا تذکرہ فرمایا ہے۔ والد صاحب اکثر سفروں میں بھی حضور کے ہمراہ دہلی۔ لدھیانہ۔ جالندھر۔ کپور تھلہ۔ گورداسپور۔ امرتسر۔ لاہور۔ جہلم وغیرہ میں شرف سفر حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور حضورؑ کے بعض خاص خاص تحاریک و مشاورت میں بھی شامل ہوتے رہے تھے۔ چنانچہ میرے والد صاحب مرحوم نے سینکڑوں مرتبہ حضورؑ کی اس پیشگوئی کا تذکرہ ہم سے کیا ہے۔ بلکہ اکثر برگزیدہ اصحاب سلسلہ جب حاجی پور تشریف لاتے۔ تو ان سے بھی اس پیشگوئی کا تذکرہ فرماتے رہے ہیں۔ اس لحاظ سے خاکسار نے اور دیگر برادران نے حضورؑ کی اس پیشگوئی کا تذکرہ والد صاحب مرحوم سے سنا ہوا ہے۔ اور مجھے بخوبی از بر ہے۔ والد صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضورؑ نے ایک مرتبہ مسجد مبارک میں والد صاحب اور دیگر اصحاب کی موجودگی میں یہ تذکرہ فرمایا۔ کہ لاہور شہر کا نام و نشان نہیں رہے گا اور لوگ پوچھا کریں گے کہ لاہور کہاں آباد تھا۔ یا لوگ کہا کریں گے۔ کہ یہاں ایک لاہور شہر آباد ہوا کرتا تھا۔ حضورؑ کی اس پیشگوئی کا تذکرہ سینکڑوں مرتبہ حضرت والد صاحب مرحوم نے فرمایا تھا۔ جو خوب اچھی طرح یاد ہے۔

چونکہ الحکم۔ بدر۔ ریویو آف ریلیجنز کے ابتدائی تمام فائل اور حضور کی جملہ تصانیف ہمارے پاس موجود ہیں۔ حتیٰ کہ اشتہارات بھی جو حضور نے وقتاً فوقتاً شائع فرمائے محفوظ ہیں۔ ہم نے اس پیشگوئی کی تلاش*

* تصانیف اور پھر اخبارات کے فائلوں سے بھی بہت کی۔ مگر تحریری اس پیشگوئی کا کوئی وجود میسر نہیں آیا۔ خاکسار اور برادران خاکسار نے خود بیسیوں مرتبہ اس پیشگوئی کا تذکرہ حسب روایت والد صاحب مرحوم اکثر اصحاب جماعت سے بھی کیا ہے۔ اسی لئے عاجز بھی یہ روایت درج کر کے شاہد ہے کہ حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی برحق ہے۔

(عاجز عبد الرحمٰن نائب تحصیلدار ریاست کپور تھلہ)

قادیان کی گاڑی کے حادثہ کے متعلق

۲۴، ۲۵ کی درمیانی شب کو قادیان کی گاڑی پر وڈالہ گرنتھیاں سٹیشن پر جو حملہ ہوا ہے۔ اس کے متعلق بہت سی جماعتیں احباب کی خیریت دریافت کر رہی ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ اس حادثہ میں سوائے ایک احمدی کے جس کو خفیف سا زخم ہاتھ پر آیا ہے۔ باقی تمام احباب بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ پولیس کی طرف سے حملہ آوروں کا سراغ لگایا جا رہا ہے۔ ریلوے پولیس اور بٹالہ صدر کے پولیس افسران تفتیش میں مشغول ہیں۔ جس نوعیت کا یہ خطرناک حملہ کیا گیا تھا۔ وہ حالات حاضرہ سے واضح ہے۔ اس لئے احباب جماعت دعاؤں سے خاص طور پر کام لیں۔ خدا تعالےٰ ان خطرہ کے ایام میں ہر طرح

سنیما کا بچوں کے اخلاق پر مہلک اثر

انگلستان کے مشہور مفکر پروفیسر جوڈ کی رائے

از مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن

اس امر کی تحقیق کے لئے کہ سنیما کا بچوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک کمیٹی نامزد کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں پروفیسر جوڈ سے بھی جو انگلستان کے بلند پایہ مفکر مصنف اور خطیب ہیں دریافت کیا گیا۔ کہ آپ کے خیال میں سنیما کی فلموں کو دیکھنا بچوں کے لئے مفید ہے یا مضر ہے؟ چنانچہ ۶ جولائی کے "سنڈے ڈسپیچ" میں پروفیسر موصوف اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"سنیما کی فلمیں سراسر نقصان دہ ہیں۔ اس ملک میں سنیما جانے والے اوسطاً ہفتے میں دو مرتبہ جاتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ افراد نے گزشتہ سال سنیما کے لئے اپنا روپیہ بے دریغ خرچ کیا۔ ذرا اندازہ لگایئے۔ ہر شب لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کا سنیما کا ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے قطاروں میں کھڑے ہو ہو کر انتظار کرنا اور پھر سنیما دیکھنا تضیع اوقات نہیں تو اور کیا ہے۔ اس پر ستم ظریفی یہ کہ ان سنیما دیکھنے والوں میں ۷۰-۸۰ فیصدی کے قریب بچے ہوتے ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ عموماً بچے کس قسم کی فلمیں پسند کرتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے ہم یہ دیکھیں کہ بچے کس قسم کی چیزوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ان کی مرغوب خاطر چیزیں کیا کیا ہیں۔ ظاہر ہے کہ بچوں کو تمدنی و اقتصادی ترقی سے کوئی سروکار نہیں۔ فنون لطیفہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ سائنس اور سیاسیات سے کوئی دلچسپی نہیں۔ تمام وہ امور جن میں سنجیدگی و متانت کے ساتھ غور و فکر کی ضرورت ہے۔ بچوں کے لئے دلچسپی کا باعث نہیں ہوتے۔ دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کی خبریں اور قدرتی مناظر وغیرہ بھی بچوں کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ ہاں ان کی توجہ کا مرکز اور دلچسپی کا باعث اگر کوئی چیز ہوتی ہے۔ تو وہ قصہ کہانی اور ڈراما ہے۔

آجکل کے ڈراموں کی حقیقت کیا ہے؟ سو یہ فلمی اشتہارات پر ہی نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ایک مرتبہ مجھے لیسٹر اسکوائر "(لنڈن کا وہ حصہ جس میں بہت سے سنیما واقع ہیں) میں سے گزرنے کا اتفاق ہوا وہاں میں نے مختلف فلمی اشتہارات پر نگاہ ڈالی۔ ہر اشتہار پر دو کشادہ چہرے نظر آئے۔ ایک مرد کا اور دوسرا عورت کا۔ اور پھر دونوں ایک دوسرے سے بہت قریب . . . مطلب یہ کہ تمام فلمی ڈرامے داستان عشق پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جو کچھ ان کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ مردوں کے نزدیک پسندیدہ عورتوں کے حصول کے سوا کوئی چیز اہمیت نہیں رکھتی۔ اور لڑکیوں کے لئے سب سے زیادہ اہم ترین بات یہی ہے۔ کہ ان کے تنومند خوش قطع نوجوان ہوں۔ جو آپس میں برسر پیکار رہیں۔ مار پیٹ سر پھٹول باہمی رقابت اور دشمنی کا بازار گرم ہو وغیرہ وغیرہ بعض فلموں میں تو عورتوں پر بھی تشدد کا استعمال دکھایا جاتا ہے۔

ان باتوں کا جو اثر بچوں پر ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ جو کچھ فلموں میں دکھایا جا رہا ہے وہ جنگلی اور غیر مہذب اخلاق کا مظاہرہ ہے۔ اور ہم اپنے لاکھوں کروڑوں بچوں کی اس رنگ میں تربیت کر رہے ہیں۔ کہ وہ اس بات پر پورے وثوق سے قائم ہو جائیں کہ گنواروں اور جنگلیوں کا معیار محبت زندگی کا ایک دلچسپ موضوع ہے۔ اور اس میں کامیابی کی راہ محض جبر و تشدد ہی ہے۔

"تشدد کے ساتھ زر کو بھی شامل کر لیجئے۔ کیونکہ وہ محبت جو تشدد کے ذریعے حاصل نہیں ہو سکتی۔ فلموں میں دکھایا جاتا ہے۔ کہ وہ زر کے ذریعہ حاصل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ فلمی ڈراموں کی دوسری بڑی دلچسپی زر ہوتا ہے دکھایا جاتا ہے۔ کہ روپیہ قہوہ خانوں میں سیر و تفریح کی جگہوں میں پر تکلف رہائش کے ساز و سامان میں بے دریغ لٹایا جا رہا ہے . . . . .

ان تمام باتوں کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچے دنیا کے بالکل مصنوعی تخیل کے ماتحت پرورش پاتے ہیں . . . . . اور کیونکہ ناجائز تعلقات کے نتیجے میں جنسی امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سنیما دیکھنے کا ایک اثر جنسی امراض میں غیر معمولی زیادتی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

"یورپ میں جنسی اخلاق کا تنزل اور اس تنزل میں روز افزوں زیادتی ظاہر ہو رہی ہے۔ نوجوان طبقہ جوش جوانی کے طغیان میں بہا جا رہا ہے اور نوجوانوں کا بیشتر حصہ تباہی کے اس احساس سے عاری ہے۔ مسیحی چرچ اخلاقی پستی کی بڑھتی ہوئی رو سے خوف کھا رہا ہے۔ لیکن اپنے میں اسے بند لگانے کی سکت نہیں پاتا وہ سنیما تھیٹر ناچ گھر اور گھوڑ دوڑ کے میدان بھرے ہوئے دیکھتا ہے۔ لیکن گرجاؤں کو خالی پاتا ہے۔ مسیحی چرچ بجائے اس کے کہ روحانی اور اخلاقی کشش سے جنسی بدعنوانیوں میں پھنسے ہوئے نوجوانوں کو گرجا میں کھینچ لائے خود گرجا میں نوجوانوں کے واسطے اسی قسم کی کشش پیدا کر . . .

خود سے بھولے انساں کو پھر انساں کر دیں

از محمد شفیع صاحب اشرف واقف زندگی

آؤ پھر جوہر انساں کو نمایاں کر دیں
پھر زمانے کے خردمندوں کو حیراں کر دیں

پھر بدل ڈالیں زمانے کا مزاج کہنہ
اور ہر ذہن کو پھر تابع قرآں کر دیں

دیکھو وہ عرصۂ پیکار میں شیطان نکلا
اس کو پھر ضرب کلیمی سے ہراساں کر دیں

اٹھو پھر کفر کے ایوان میں ہلچل ڈالیں
آؤ پھر کفر کی تخریب کے ساماں کر دیں

آؤ پھر توڑ دیں اوہام کی زنجیروں کو
خود سے بھولے ہوئے انساں کو پھر انساں کر دیں

آؤ تہذیب شیاطیں کو مٹا دیں یکسر
آؤ معمورۂ بدعات کو ویراں کر دیں

آؤ تقدیس مسیحائے زماں کی خو سے
اس جہاں خانۂ ظلمت میں چراغاں کر دیں

آداب دیکھیں کہ موقع کی نزاکت کیا ہے
مال و اولاد ہے کیا جان بھی قرباں کر دیں

کر کے پھر نصرت مولا پہ توکل اشرف
اک نئے دہر کی تعمیر کا اعلاں کر دیں

انکو بلا نیکی ترغیب دلاتا ہے۔ اسی طرح گرجا نوجوانوں کے لئے ایک تفریح گاہ بن کر رہ گیا ہے۔ ہر نوجوان گرجا اور دوسری تفریح گاہوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور صرف اسی حال میں کہ جب جیب اسکی یاوری نہ کرتی ہو۔ تو وہ دوسری تفریح گاہوں پر گرجا کی تفریح گاہ کو ترجیح دیتا ہے۔ ورنہ اس طرف منہ بھی نہیں کرتا۔

"سینما موجودہ خرابی کا ایک بہت بڑا باعث ہے یہی مکتب ہے کہ جس میں جرائم کے ارتکاب پر دلیری کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ اور اس میں مشاقی کی ٹریننگ۔ پرانے لوگ۔ بیباق مفکر و ادیب کبھی کبھی اس تلخ حقیقت کو عوام کے سامنے واشگاف کرتے رہتے ہیں۔ مگر یہ صدا بصحرا ہی ثابت ہوتی ہے۔"

ہمارے آقا سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ نے آج سے تقریباً تیرہ سال قبل موجودہ سینما کے بد اثرات کو محسوس فرمایا۔ اور اعلان فرمایا۔ "میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں۔ کہ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے کلی طور پر پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا اور کوئی تماشا وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

حضور نے موجودہ سینما کے خلاف قطعی طور پر اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔

"سینما کے متعلق میری رائے ہے۔ کہ یہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔"

روح القدس کے سایہ تلے رہنے والے امام جماعت احمدیہ کے الفاظ کے بالمقابل پروفیسر جوڈ جیسے مفکرین کی رائے ہے۔ پروفیسر جوڈ نے جو کچھ کہا۔ وہ ایک ذاتی رائے کے اظہار خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ لیکن حضور کے الفاظ کے پیچھے تو خاص اور روحانی فیض کا ایک امڈا ہوا دریا تھا۔ کہ جس کے بہاؤ کے زور سے یہ الفاظ احباب جماعت کے دلوں میں اتر گئے۔ اور جماعت اس پر عمل پیرا ہوگئی۔ اور آج تک خدا تعالیٰ کے فضل سے عمل پیرا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت میں بھی یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ ان فلموں کو کہ جنہیں پروفیسر جوڈ بالخصوص بدی کا منبع قرار دیتے ہیں بند کر دے۔ یورپ کے موجودہ امراض کا علاج نہ مفکرین کے پاس ہے اور نہ حکومت کے پاس یورپ کو ضرورت ہے۔ ایک روح القدس سے تائید یافتہ قائد کی۔ جو فیضِ روحانی کی برکت سے ان میں وہ اخلاص اور معرفت پیدا کر دے۔ کہ جس کے نتیجے میں وہ ایک ایک لفظ پر ایمان لاتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے اپنا تن من۔ دھن سب کچھ لگا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہو کر رہے گا۔ خدا کے نوشتے پورے ہوں گے۔ اطراف و اکناف عالم میں بسنے والی نیک فطرتیں اس روحانی انقلاب کی منتظر ہیں۔ اور نئی زمین اور نئے آسمان کی تیاری کو محسوس کر رہی ہیں۔

احمدی ڈاکٹروں کی فوری ضرورت

احمدی ڈاکٹر صاحبان سے ایک فوری اور ضروری طبی مشورہ کرنا ہے۔ اس لئے جو ڈاکٹر صاحبان دس روز کی رخصت لیکر قادیان پہنچ سکیں۔ فوری طور پر پہنچ جاویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(انچارج دفتر قیام امن و صلح)

درخواست دعا

مکرم الحاج حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ نائیجیریا کی طرف سے تار موصول ہوئی ہے۔ جس میں انہوں نے اس مقدمہ کے شروع ہو جانے کا جو کئی سال سے مخالفین احمدیت کے ساتھ ہو رہا ہے ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب دردِ دل سے کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر بزرگان سلسلہ کے تاثرات

(۷)

جناب اخوند عبدالقادر صاحب ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے۔ زمانہ طالب علمی سے ہی آپ سے واقفیت رہی ہے۔ مگر زیادہ تر سلسلہ راہ و رسم گذشتہ سات آٹھ سال میں ہی قائم ہوا کہ جب میں مستقل طور پر قادیان میں آگیا۔ آپ بہت بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ طبیعت کے نہایت نیک تھے۔ صوفیانہ رنگ غالب تھا۔ صاف گوئی آپ کا شعار تھا۔ اور حتی الوسع اپنے فن کے علم و تجربہ سے دوسروں کو مستفید کرنے کا موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ بلکہ باوجود اس پیرانہ سالی کے بعض اوقات اہم اپریشن خود ہی نور ہسپتال میں کرتے تھے۔ اپنے رفقاء اور دوستوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ طبیعت میں مذاح کا رنگ بھی تھا۔ جو بعض اوقات عمدہ لطائف کی کیفیت پیدا کر دیتا تھا۔ اور جب کبھی ان کے افکار و جذبات نے منظوم کلام کی صورت اختیار کی۔ ایک وجدانی کیفیت سے مسحور ہو کر پڑھنے والوں نے لطف اٹھایا۔ ان کا پر معارف کلام آئندہ بھی پڑھنے والوں کے لئے ازدیادِ علم کا باعث بن کر خراج تحسین حاصل کرتا رہے گا۔ آپ کے دوسرے مضامین بھی جو نہایت دلچسپ ہونے کے علاوہ ٹھوس معلومات پر مشتمل ہوا کرتے تھے۔ اپنے اندر نمایاں انفرادیت کی شان رکھتے تھے۔ ان کے مضامین و کلام کی انفرادیت اس درجہ نمایاں ہوتی تھی۔ کہ اگر آخر پر یا سرنامہ پر ان کا نام نامی نہ بھی ہوتا۔ تو قارئین کو ابتدائی چند فقرات پڑھنے سے بخوبی معلوم ہو جاتا۔ کہ یہ خیالات کس قلم گوہر کے چکیدہ ہیں۔ احمدیت کی محبت آپ کے وجود میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے تو خاص طور پر عشق تھا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ اسی درجہ حضور والا کا احترام بھی تھا۔ غرض حضرت میر صاحب ممدوح۔ اہل کلام۔ اہل کمال اور اہل فن تھے اور روحانیات اخلاقیات میں نہایت ہی بلند مقام پر فائز تھے۔ اور ایک نافع وجود تھے۔ درد مند دل رکھتے تھے۔ ان کا ہر خاص و عام مداح ہے۔ جماعت اور سلسلہ کے لئے آسمان احمدیت کے ایسے چمکتے ہوئے ستارہ کا غروب ہو جانا ایک زبردست قومی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت النعیم میں بھی آپ کو مقام رفیع عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ نیز ہمیں اپنے اس بزرگ جلیل کے روحانی و اخلاقی اوصاف کو اپنے اندر بدرجہ اتم پیدا کرنے اور ان روایات کو قائم رکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی بھی توفیق عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

جناب منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں:۔ میں میر صاحب کو اس وقت سے جانتا ہوں۔ جب وہ چھٹی جماعت میں پڑھا کرتے تھے۔ اس وقت تک مجھے ان کے قریب رہنے کا اکثر موقع ملتا رہا۔ میں نے اس عمر میں بھی آپ کو نہایت ہی خداترس خلق خدا پر مہربان و ہمدرد پایا۔ حضرت میر صاحب مرحوم اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے تھے۔ کبھی ناجائز فائدہ اٹھانے کا وہم تک نہ کیا۔ ماشاء اللہ سول سرجن تھے۔ زندگی میں ایسے کئی مواقع پیش آئے۔ لیکن کمال ثابت قدمی سے اس طرح نبٹے۔ جس طرح کہ ایک بلند پایہ مومن کو بچنا چاہیئے۔

ایک دفعہ سلسلہ میں ایک شخص میرے پاس سیالکوٹ آیا۔ حضرت میر صاحب بھی وہیں تھے۔ وہ ہسپتال کا وارڈ قلی تھا۔ ہاتھ جوڑ کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔ کہ میر صاحب نے مجھے موقوف کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا۔ کیوں؟ کہنے لگا۔ کہ ان کو شک پڑ گیا تھا۔ کہ میں نے کسی مریض سے پیسے لئے ہیں۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ اب جبکہ میرے پاس سفارش

کے لئے آئے ہو۔ تو یہاں تو سیج سے کام لو تو کہنے لگا۔ کہ اس کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں چلتا۔ مجبوری ہے۔ اب تک تو کسی نے گرفت نہ کی تھی۔ اب میر صاحب نے تنگ ہونے پر مجھے برطرف کر دیا ہے۔ میں نے حضرت میر صاحب کو کہا۔ کہ اسے رکھ لیں غریب آدمی ہے۔ حضرت میر صاحب کہنے پر راضی ہو گئے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس کی کسر دس یک میں اس واقعہ کا ذکر ضرور کروں گا۔

ایک دفعہ میں سیالکوٹ میں ہسپتال میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک عورت نے آکر میر صاحب سے درخواست کی۔ کہ آپ سے علیحدگی میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ مگر میر صاحب نے اُسے جواب دیا۔ کہ میں علیحدگی میں نہیں سنا کرتا۔ میں نے اس صورت پر ترس کھا کر میر صاحب کو کہا۔ کیوں نہیں سن لیتے۔ تو فرمانے لگے۔ کہ وہ مجھے علیحدگی میں کچھ روپے بطور رشوت دینا چاہتی ہے۔ میں نے کہا۔ آپ کا خیال ہے۔ چنانچہ وہ چلے گئے۔ تو عورت نے کچھ رقم پیش کی جسے آپ نے لینے سے صاف انکار کر دیا۔ آپ کے گھر پر اگر کوئی مریض آتا۔ تو اس کا علاج بھی اُس خندہ پیشانی سے کرتے جس طرح کہ ہسپتال میں۔

الغرض حضرت میر صاحب نے ملازمت کا تمام عرصہ خالصتہً مخلوق خدا کی خدمت ہمدردی اور بھلائی میں گزارا۔ اور ریٹائر ہونے کے بعد بھی اُسی میں کوشاں رہے۔ خدمت خلق حضرت میر صاحب کے جملہ اوصاف میں ایک خاص وصف تھا۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

حیدرآباد دکن

یوسف احمد الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکندرآباد اپنی تبلیغی رپورٹ بابت ماہ جون میں لکھتے ہیں کہ انفرادی طور پر بہت سے احباب کو لٹریچر بھیجا گیا۔ بعض کو پڑھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ تین احباب نے بیعت کی۔ اور داخل سلسلہ ہوئے۔ ۲۹ جون کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا

شیخوپورہ

حکیم بشیر محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سید والا ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۹ جون کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ جس میں آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

چک ۱۰۷ جنوبی

محمد الدین صاحب امام الصلوٰۃ چک ۱۰۷ جنوبی ضلع سرگودھا لکھتے ہیں۔ کہ ۳۰ جون کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو بیان کیا گیا حاضرین کی کافی تعداد تھی۔ جلسہ کامیاب رہا

سنور

سید محمد یاسین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سنور لکھتے ہیں۔ کہ ۲۹ جون کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد ہوا۔ مختلف احباب نے تقاریر فرمائیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

کھتووال چک نمبر ۳۱۲

سید محمد امین شاہ صاحب دیہاتی مبلغ کھتووال چک نمبر ۳۱۲ ضلع لائلپور سے لکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کھتووال نے ۲۹ جون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرۃ کا جلسہ منعقد کیا۔ گاؤں میں پہلے سے منادی کرا دی گئی تھی۔ احمدی و غیر احمدی کثرت سے شامل ہوئے۔ ایک غیر احمدی دوست نے آنحضرت صلعم کی تعریف میں نعت پڑھی اور حضور پُرنور کے اخلاق کے متعلق تقریر کی جسے حاضرین نے پوری دلچسپی سے سنا۔ رات کے ساڑھے گیارہ بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

امروہہ

حافظ عبد السمیع صاحب مبلغ حلقہ امروہہ اپنی تبلیغی رپورٹ از یکم لغایت ۲۰ مئی ۱۹۴۷ء میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف جگہوں کا دورہ کیا۔ دس لیکچر دیئے۔ چالیس افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ ۳ تربیتی و تبلیغی درس دیئے۔

حافظ عبد السمیع صاحب مبلغ حلقہ امروہہ اپنی تبلیغی رپورٹ از یکم لغایت ۳۰ جون میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف جگہوں کا دورہ کیا۔ چار لیکچر دیئے۔ پچاس افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا

مالابار

احمد رشید صاحب مالاباری مبلغ حلقہ مالابار اپنی تبلیغی رپورٹ از لغایت ۳۰ جون میں لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں چار جگہوں کا دورہ کیا۔ دو مناظرے کئے ایک لیکچر دیا۔ ۴۴ احباب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی

کریام

عبد الغنی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کریام لکھتے ہیں۔ کہ چوہدری احمد خان صاحب دیہاتی مبلغ نے عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ سو مختلف احباب کو انفرادی تبلیغ کی نیز ۲۹ جون کو سیرۃ النبی صلعم کا جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مختلف احباب نے آنحضور کی سیرت پر روشنی ڈالی حاضرین کافی تعداد میں موجود تھے۔ جلسہ بخیر و خوبی اختتام

پیر عنایت اللہ مرحوم ولد پیر محمد عبد اللہ صاحب کے مختصر حالات

مرحوم اپنے والدین کا آخری اور چوتھا بیٹا تھا۔ اُس کے تین بڑے بھائی اُس کی پیدائش سے سالوں پہلے فوت ہو چکے تھے۔ وہ بہت سی دعاؤں کے نتیجہ میں عطا ہوا تھا۔ ابھی آٹھ ماہ کا ہی تھا۔ کہ والدہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اُسے بہت محبت اور پیار سے پالا گیا۔ جب تعلیم کے قابل عمر ہوئی۔ تو اُسے مڈل سکول گولیکی میں داخل کرایا جہاں اُسنے جماعت ششم تک تعلیم پائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک کے ماتحت کہ احمدیوں کو اپنے بچوں کو احمدیہ سکول میں تعلیم دلانی چاہیئے۔ والد نے اُسے احمدیہ سکول قادیان میں داخل کرا دیا۔ وہاں اُس نے یکے بعد دیگرے چھ جماعتوں کا امتحان پاس کیا۔ ساتویں جماعت میں داخل ہوتے ہی کچھ مالی مشکلات نے آگھیرا۔ اور کچھ مرکز کی تحریک پر فوج میں بھرتی ہو کر فیروزپور چلا گیا۔ جلد ہی اپنی یونٹ کے ہمراہ عراق عرب میں محاذ جنگ پر بھیجا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہاں سے واپس آیا۔ مگر پھر اٹلی میں بھیجا گیا۔ وہاں دشمن کے زہر آلودہ پانی کے ذخیرہ سے پانی استعمال کرنے کی وجہ سے مرض تپ دق میں مبتلا ہو گیا۔ کچھ عرصہ سرکاری ہسپتال میں داخل رہا۔ پھر کراچی ہسپتال میں بھیجا گیا۔ حالت کسی قدر بہتر ہو گئی۔ وہاں سے اُسے اپنے ڈپو فیروزپور میں بھیجا گیا۔ میڈیکل بورڈ نے ۱۹۴۵ء کے آخری نصف میں اُسے تپ دق کا مریض قرار دے کر ملازمت کے ناقابل قرار دیا۔ اور اُسے گھر بھیج دیا۔ اور اُسے مبلغ تیس روپے برائے امداد گذارہ ماہوار ملتے رہے۔

مرحوم نے مرکز کی ہر ایک تحریک میں حصہ لیا۔ تحریک جدید دور ساول میں حصہ لیا۔ اور اُسے اخیر تک نباہا۔ وصیت کی۔ حفاظت مرکز کیلئے اپنی نصف ماہ کی آمد دی۔ نوجوانوں کی مجلس خدام الاحمدیہ میں جان ڈالی۔ اور اپنی علمی قابلیت۔ مذہبی واقفیت اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے قائد مجلس مقرر کیا گیا۔ مسجد میں ہفتہ واری اجلاس خدام کے اُس کی صدارت میں ہوتے رہے اور مجلس خوب ترقی کر رہی تھی۔

۲۷ جون ۱۹۴۷ء کو بعض خدام بلاوجہ جمعہ کی نماز سے غیر حاضر تھے ۲۸ جون کی شام کو بعد نماز مغرب مسجد میں اُنکو ایک سپیشل میٹنگ کر کے اُن سے جواب طلب کیا۔ یہ مرحوم کا آخری کام تھا۔ جو خدام کے متعلق کیا گیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مرحوم کو پابندی نماز کا کس قدر خیال تھا۔ عشاء کی نماز مرحوم نے گھر ہی ادا کی۔ نماز کے بعد اُسے کھانسی اُٹھی اور ساتھ خون آ گیا۔ کلسیم دیا گیا۔ جس سے کچھ افاقہ ہوا۔ ایک گھنٹہ کے بعد پھر دوائی دی گئی۔ ۲۹ جون سحری کے قریب تیسری خوراک دی جانے والی تھی۔ کہ مرحوم کو یکلخت سخت کھانسی اُٹھی۔ اور اس کے ساتھ بہت زیادہ مقدار میں خون آیا۔ گویا سارا پھیپھڑا

ٹکڑے ٹکڑے ہو کر باہر نکل آیا۔ اور دس بجے سے چند منٹ میں ہی مرحوم ختم ہو گیا۔ بوڑھا باپ اسی وقت نعش کو ایک پڑوسی کے سپرد کر کے خود مسجد میں چلا آیا۔ دس بجے کے قریب نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور مرحوم کی نعش کو سپرد خاک کیا گیا۔ مثل مشہور ہے:
Not by the measure life may perfect
عزیز نے ۲۲ سال کی مختصر سی عمر میں کئی اعلےٰ کام کئے اور باوجود اپنی صحت کی خرابی کے خدمت دین کو مقدم رکھا۔ بوڑھے والد کے

لئے یہ صدمہ نہایت ہی جانکاہ ہے۔ لہذا نہایت ادب سے گذارش ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اور غمزدہ والد کے لئے یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ اجر جمیل عطا فرماوے

دواخانہ خدمتِ خلق کے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
مقبولِ عام مجربات
(۱) "شبا کن" :- ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص (۲) دو روپیہ
(۲) "شفائی" :- پرانے اور باری کے بخاروں کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (للعہ) چار روپیہ
(۳) "اکسیر شباب" :- کھوئی ہوئی طاقت کی مجرب دوا ہے۔ قیمت تیس ۳۰ خوراک (۷عہ) سات روپیہ
(۴) "حبوب جوانی" :- ہولد جوہر حیات۔ قیمت پچاس گولیاں (۶) چھ روپیہ
(۵) "زود جام عشق" :- طاقت کی شہرہ آفاق دوا ہے۔ قیمت ساٹھ گولیاں (۱۲) بارہ روپیہ
(۶) "دوائی فضل الٰہی" :- اولاد نرینہ کی مجرب دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس (۱۶) سولہ روپیہ
(۷) "حب جند" :- اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (۱۸) اٹھارہ روپیہ
(۸) "ہمدرد نسواں" :- اٹھرا کا بے خطا علاج ہے۔ قیمت مکمل کورس (۲۰) بیس روپیہ فی تولہ دو روپے
(۹) "معجون فوفل" :- سیلان رحم کی نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت ۵ تولہ (۲) دو روپیہ
(۱۰) "سرمہ ممیرا خاص" :- جملہ امراض چشم کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ (۱۲) چھ ماشہ ۶ تین ماشہ ۱۲
(۱۱) "حب ممیرا خاص" :- اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (۱۰) دس روپیہ
(۱۲) "تریاق کبیر" :- گھر کا ڈاکٹر (یعنی فوری علاج) قیمت بڑی شیشی (۳) تین روپے درمیانی شیشی ۱۸ چھوٹی شیشی ۱۲
(۱۳) "قرص صندل" :- مصفی خون اور خون پیدا کرنے کے بہترین ہے۔ قیمت یکصد قرص (۲) دو روپیہ
(۱۴) "قرص مرکب فسنتین" :- معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ
(۱۵) "اکسیر جنین" :- اٹھرا کا بے خطا علاج۔ قیمت فی تولہ (۶) چھ روپیہ
(۱۶) "اکسیر نزلہ" :- پرانے نزلہ کے لئے مجرب ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ
اس کے علاوہ ہمارے ہاں اطریفل زمانی۔ اطریفل کشنیز۔ جوارش جالینوس۔ معجون فلاسفہ۔ برشعشا۔ نمک سلیمانی حب قبض کشا وغیرہ مل سکتے ہیں۔
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہندوستان نے انڈونیشیا کا مسئلہ سیکورٹی کونسل کے سامنے پیش کر دیا

پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ہندوستان نے انڈونیشیا پر ہالینڈ کے حملے کا معاملہ اتحادی اقوام کی سیکیورٹی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ پاکستان گورنمنٹ کے مشورہ سے اور اتحادی تنظیم کے چارٹر کی دفعہ ۳۵ کے ماتحت کیا گیا ہے جس کی رو سے اتحادی تنظیم کے ہر رکن کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر اس معاملہ کو کونسل یا جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کر دے جو امن عالم کے لئے خطرے کا باعث ہو۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں میں اس سلسلے میں کوئی تعجب کا اظہار نہیں کیا جا رہا۔ لیکن بالعموم یہ کہا جاتا ہے کہ سیکیورٹی کونسل کے سامنے پہلے ہی اتنا کام ہے کہ انڈونیشیا کے متعلق ہندوستان کی شکایت پر غور کرنے کا وقت اسے مشکل سے ہی مل سکتا ہے مسٹر نقراشی پاشا مصر کا معاملہ پیش کرنے کے لئے پہلے ہی یہاں آئے ہوئے ہیں

کراچی ۲۰ جولائی بندرگاہ کے مزدوروں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب تک ہالینڈ کی انڈونیشیا پر فوج کشی جاری رہے۔ کسی ڈچ جہاز سے سامان نہ اتارا جائے۔ اور نہ لادا جائے۔

لیگ اسمبلی پارٹیوں کو اپنا لیڈر منتخب کرنے کی پوری آزادی ہے

مسٹر جناح کا اہم بیان

نئی دہلی ۲۸ جولائی۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان میں فرمایا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ کہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ پنجاب اور بنگال میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹیوں کے لیڈروں کو زبردستی پارٹیوں پر ٹھونسنا چاہتا ہوں۔ اور بعض خاص اشخاص کو پارٹی لیڈر بنانا چاہتا ہوں میں نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں کسی خاص شخص کو پنجاب یا بنگال اسمبلی پارٹی کا لیڈر بنانے کا ہرگز متمنی نہیں ہوں۔ اور اس سلسلے میں کسی قسم کی بھی مداخلت نہیں کرنا چاہتا یہ فرض تمام تر اسمبلی کی لیگ پارٹی پر عاید ہوتا ہے کہ وہ جسے مناسب سمجھے پوری آزادی سے اور منصفانہ طریق سے اپنا لیڈر منتخب کرے۔ مجھے پوری امید ہے کہ پارٹیاں مخلص مستحق اور موزوں اشخاص کو لیڈر منتخب کریں گی۔ اور جو امیدوار کامیاب نہ ہو سکیں گے وہ بھی منتخب لیڈر کی دیانتداری سے اطاعت کریں گے۔ اور ایک ٹیم کی طرح کام کریں گے۔ صرف یہی وہ طریق ہے جس سے ہم پاکستان کی خدمت کر کے اسے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف اول میں کھڑا کر سکتے ہیں۔

پنجاب حد بندی کمیشن کے اجلاس میں

سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی بحث

لاہور ۲۸ جولائی۔ آج سہ پہر پنجاب حد بندی کمیشن کے سامنے تقسیم پنجاب کے کیس کی سماعت جاری رہی۔ آج تا اختتام اجلاس پنجاب کے مسلمانوں کی طرف سے سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب دلائل پیش کرتے رہے۔ آپ نے ہفتے کے روز اپنے دلائل پیش کرنے شروع کئے تھے۔ امید ہے کہ کل بھی جناب چوہدری صاحب اپنی بحث جاری رکھیں گے۔

کشمیر کو ہندوستان سے ملانے کی کوشش

جموں ۲۸ جولائی۔ حکومت کشمیر نے کٹھوا روڈ کو کھولنے [illegible] یہ سڑک جموں اور کشمیر کو پٹھانکوٹ سے ملاتی ہے۔ اگر حد بندی کمیشن نے پٹھانکوٹ کو ہندوستان میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو یہ واحد راستہ ہوگا جو کشمیر کو ہندوستان سے ملانے کے کام آئے گا۔

گورنر پنجاب کی طرف سے دو حکم

لاہور ۲۸ جولائی۔ گورنر پنجاب نے دو حکم جاری کئے ہیں۔ ایک حکم کی رو سے ننکانہ صاحب کے جلسوں سے تعلق رکھنے والی کوئی خبر۔ اطلاع یا تبصرہ شائع کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

دوسرے حکم کی رو سے کسی انجمن یا فرد کی طرف سے پنجاب حد بندی کمیشن کے فیصلہ کے متعلق اپنی خواہش اور ارادے کو شائع کرنا منع کر دیا گیا ہے۔

فوج کو منتقل کرنیکا سلسلہ شروع ہو گیا

نئی دہلی ۲۸ جولائی ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فوجوں کو پاکستان اور ہندوستان میں منتقل کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ۵۰ اسپیشل گاڑیوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ تقسیم کا پہلا دور ہے۔ دوسرے دور میں تمام سپاہیوں اور افسروں کو یہ فیصلہ کرنے کا موقعہ دیا جائے گا کہ وہ پاکستان میں جانا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کا اجلاس

نئی دہلی ۲۸ جولائی مسٹر لیاقت علی خاں جنرل سیکرٹری مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے لیگ ممبروں کی میٹنگ ۹ اگست کو تین بجے دوپہر اسمبلی چیمبر کراچی میں بلائی گئی ہے۔ اس میٹنگ میں اسمبلی کے ایجنڈے پر غور کیا جائیگا۔ خواجہ ناظم الدین کو اسمبلی کا پہلا صدر مقرر کیا گیا ہے۔

پاکستان کی اقلیتیں یوم آزادی منائیں

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری کو ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ پاکستان میں رہنے والی اقلیتوں کے قلوب چونکہ ملک کی تقسیم سے دکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہیں ۱۵ اگست کے یوم آزادی کی تقریب پر خوشی منانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

کانگرس اور پاکستان کا جھنڈا

مسٹر گاندھی کی رائے

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا۔ کانگرس کی اب پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ گو اس کا مقصد اب بدل جائے گا۔ جو لوگ ایک ہندو تنظیم بنانا چاہتے ہیں وہ ہندو قوم سے دشمنی کرتے ہیں۔ پاکستان کے جھنڈے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگر پاکستان کے جھنڈے میں سب کی نمائندگی کو ظاہر کیا گیا۔ تو میں اسے سلامی دینے کے لئے تیار ہوں۔

مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش

سیٹھ یوسف ہارون کا انتباہ

کراچی ۲۸ جولائی مسٹر یوسف عبداللہ ہارون صدر پراونشل مسلم لیگ نے ایک بیان میں سندھ کے مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے بعض دشمن سندھی اور غیر سندھی کا سوال پیدا کر کے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو اس پروپیگنڈا کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ دیگر صوبوں کے مسلمان سندھ کی ترقی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گے۔